REGD. No. L. 5254

جلد ۲ | ۲۷ نبوت ۱۳۲۷ ہش | ۲۴ محرم ۱۳۶۸ ھ | ۲۷ نومبر ۱۹۴۸ ء | نمبر ۲۶۸

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۶ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو کھانسی کی شکایت ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور کمر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حکومت کا پورا پورا ہاتھ بٹایئے! (لیاقت)

سلہٹ ۲۶ نومبر مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان نے سلہٹ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا گو ہم نے بڑی جد و جہد کے بعد پاکستان حاصل کیا۔ لیکن ابھی آرام کا وقت نہیں آیا۔ بلکہ ابھی ہمیں اپنی کوششوں کو تیز تر کر دینا چاہیئے۔ آپ نے کہا عوام کو ترقی کی سکیموں میں حکومت کا پورا پورا ہاتھ بٹانا چاہیئے۔

اہل سلہٹ نے آپ کی خدمت میں شہری دفاع کے لئے دو لاکھ ۱۵ ہزار روپے کی تھیلی پیش کی۔

پاکستان مجلس دستور ساز کے ہندو ممبر کا بیان

مسٹر اے کے داس ممبر پاکستان مجلس دستور ساز نے ایک بیان میں کہا مشرقی بنگال کے ہندوؤں نے اپنی زندگی اور موت پاکستان کے ساتھ وابستہ کرنے کا تہیہ کر لیا ہے آپ نے کہا بعض لوگوں کے جھوٹے پراپیگنڈے کی وجہ سے ہندوؤں نے اپنا وطن چھوڑنا شروع کر دیا تھا۔ لیکن وزیر اعظم پاکستان کے دورے نے بہت خوشگوار اثر کیا ہے۔

پاکستان کو کشمیر میں فوجی طاقت استعمال کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے

موجودہ حالات میں پاکستان ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھ سکتا چودھری محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر

پیرس ۲۶ نومبر کل رات سکیورٹی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث کے دوران میں سر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے بھی تقریر کی۔ آپ نے فرمایا۔ اب تک کشمیر میں پاکستان کی باقاعدہ فوج نے جنگ میں کوئی حصہ نہیں لیا تھا۔ اور نہ ہی پاکستان کا ہوائی بیڑہ اس سلسلے میں استعمال کیا گیا تھا لیکن گذشتہ ہفتے جنگ کشمیر نے نیا رنگ اختیار کر لیا ہے۔ ہندوستان نے کشمیر کمیشن کے ساتھ وعدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے وسیع پیمانے پر جنگی کارروائی شروع کر دی ہے۔ پاکستان ہرگز ان حالات میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھ سکتا۔ اگر سکیورٹی کونسل نے فوری طور پر ہندوستان کی جارحانہ کارروائیوں کو روکنے کے لئے کوئی عملی قدم نہ اُٹھایا تو پاکستان بھی اس امر پر مجبور ہو جائیگا کہ وُہ بھی ہندوستان کی کارروائی کے جواب میں وسیع پیمانے پر اپنی فوجی طاقت استعمال کرے آپ نے کہا۔ اگر رائے شماری کے سلسلے میں کوئی سمجھوتہ ہو جائے تو پاکستان بلا شرط کشمیر میں جنگ بند کرنے کیلئے تیار ہے سر محمد ظفر اللہ خاں نے ہندوستان کی تازہ جارحانہ کارروائی کی تفصیل پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایک ہزار مربع میل سے بھی زیادہ علاقہ پر ہندوستانی فوج قبضہ کر چکی ہے۔ اور یہ تمام کا تمام علاقہ مسلمانوں کی آبادی پر مشتمل ہے۔ ہندوستانی نمائندہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا ہندوستان ہرگز طاقت کے زور سے کشمیر میں فیصلہ کرنا نہیں چاہتا۔ اس نے صرف پونچھ میں گھری ہوئی ہندوستانی فوج کو رسد پہنچانے کیلئے کچھ فوجی کارروائی کی ہے لیکن اگر پاکستان نے ایسا کرنا چاہا جیسا کہ وُہ دھمکی دے رہا ہے تو ہندوستان بھی اپنی حفاظت کیلئے تیار ہے۔ کونسل نے بحث و تمحیص کے بعد ارجنٹائن کے ✻

کراچی میں بین المملکتی کانفرنس

کراچی ۲۶ نومبر آج اڑھائی بجے دوپہر پاکستان و ہندوستان کے دفاعی محکمے کے نمائندوں کی کانفرنس شروع ہوئی۔ جو چھ بجے شام تک جاری رہی۔ کل پھر اجلاس ہوگا۔

کانفرنس میں دونوں حکومتوں کے کمانڈر انچیف بحری بیڑے کے افسر اور محکمہ دفاع کے سیکرٹریں نے شرکت کی۔ فوجی سامان کے مستقل کرنے کے سلسلے میں دوستانہ فضا میں بات چیت ہوئی ہے۔

کوئٹہ ۲۶ نومبر۔ آج شام مسٹر فضل الرحمن وزیر تعلیم نے گورنمنٹ کالج کوئٹہ کا افتتاح کیا۔ یہ بلوچستان میں پہلا ڈگری کالج ہے۔

✻ نمائندے کی یہ تجویز منظور کر لی۔ کہ کشمیر کمیشن کو ہدایت کی جائے کہ وُہ اس معاملہ کو پر امن طریق سے سلجھانے کی کوشش جاری رکھے۔ نیز پاکستان اور ہندوستان دونوں سے اپیل کیجائے کہ وُہ کوئی ایسی کارروائی نہ کریں جس سے حالات زیادہ خراب ہو جائیں

لبنان کے پریس میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر

بیروت کے کثیر الاشاعت اخبار ”النضال“ کا تبصرہ

بیروت (لبنان) کا کثیر الاشاعت روزنامہ ”النضال“ ۱۰ ستمبر ۱۹۴۸ء کی اشاعت میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا فوٹو شائع کرتے ہوئے رقمطراز ہے:۔ ”استاذ نور احمد منیر مبلغ جماعت احمدیہ ”النضال“ کے دفتر میں تشریف لائے۔ گفتگو کے دوران میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت فرانس، سپین، سوئٹزر لینڈ وغیرہ میں جماعت احمدیہ کے مبلغین اشاعتِ اسلام کا کام سرانجام دے رہے ہیں اسکے علاوہ انگلستان میں دس، ہالینڈ میں تین، ایران میں دو، مشرقی افریقہ میں دس، مغربی افریقہ میں بیس اور امریکہ میں آٹھ مبلغین کام کر رہے ہیں نیز جماعت احمدیہ نے آٹھ زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا ہے جماعتِ احمدیہ نے مسئلہ فلسطین کی طرف بھی اپنی توجہ کو خاص طور پر لگا رکھا ہے۔ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے اس سلسلہ میں ایک لیکچر دیا ہے۔ جس میں آپ نے فلسطین کی امداد کے لئے چندے وغیرہ دینے کی دعوت دی ہے۔

چین کے دار الحکومت نانکن کو بھی خطرہ پیدا ہو گیا!

کمیونسٹوں کی طرف سے ۱۴ ڈویژن ختم کر دینے کا دعویٰ

نانکن ۲۶ نومبر۔ تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ چین میں سرکاری فوجوں کی پوزیشن خراب ہو گئی ہے۔ کمیونسٹوں نے دار الحکومت نانکن کے شمال میں دو سو میل کے فاصلہ ایک مشہور شہر سوچاؤ کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ انہوں نے مشرق اور مغرب اور جنوب سے زبردست حملہ کر دیا ہے اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ چودہ سرکاری ڈویژن ختم کر دئے گئے ہیں۔ سرکاری فوجیں اس مقام کے جنوب میں آخری قلعہ بندیاں کرنے میں مصروف ہیں۔ سوچاؤ کے محاصرہ کی وجہ سے سرکاری دار الحکومت نانکن کو بھی خطرہ پیدا ہو گیا ہے چنانچہ نانکن کی قلعہ بندیاں بھی مضبوط کی جا رہی ہیں۔

کشمیر کی تازہ صورت حالات

تراڑ کھل ۲۶ نومبر حکومت آزاد کشمیر کی وزارت دفاع نے بتایا ہے کہ نوشہرہ کے جنوب میں مجاہدین نے ایک ہندوستانی کمپنی پر سٹین گنوں سے گولیاں چلائیں اور ہندوستانیوں کو سخت جانی نقصان پہنچایا۔ لداخ کی وادی میں دشمن مزید کمک لے آیا ہے اور ہراول دستوں سے کئی جگہ مڈبھیڑ ہو چکی ہے۔

سکیورٹی کونسل میں حیدر آباد پر بحث

پیرس ۲۶ نومبر کل رات جب سکیورٹی کونسل میں حیدر آباد کے مسئلہ پر غور شروع ہوا۔ تو ہندوستانی نمائندے سر گرجا شنکر باجپائی اجلاس سے اُٹھ کر چلے گئے

کونسل نے غور کیا کہ آیا اس مسئلہ پر بحث کی جائے یا نہ کی جائے۔ ابھی اس سلسلے میں بحث جاری تھی کہ اجلاس آئندہ اجلاس کی تاریخ مقرر کئے بغیر ملتوی ہو گیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
پرنٹر و پبلشر، عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا)

تحریک جدید کے دورِ اوّل کے پندرھویں اور دورِ دوم کے پانچویں سال کا آغاز

مخلصین جماعت اور جماعتیں ۳۱ دسمبر تک وعدوں کی مکمل فہرستیں حضور کے پیش کر دیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس ہزار ایک سو تین روپے کا وعدہ

۲۶ نومبر سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں ایک نہایت ایمان افروز اور روح پرور خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک جدید کے نئے مالی سال کا آغاز فرمایا اور تحریک جدید کے مبلغین کے ذریعے مختلف ممالک میں شاندار پیدا شدہ نتائج کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مخلصین جماعت سے مطالبہ فرمایا کہ وہ اکنافِ عالم میں تبلیغ اسلام کا ایک وسیع جال پھیلانے کے لئے اس سال نمایاں زیادتی سے حصہ لیں۔ (خطبہ جمعہ کے بعد حضور نے ہدایت فرمائی کہ حضور کی طرف سے مبلغ دس ہزار ایک صد تین روپے کا وعدہ جس میں آنحضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بتیدہ ام رفیع مرحومہ و سیدہ ام طاہر مرحومہ اور سیدہ امۃ الودود صاحبہ مرحومہ کی طرف سے بھی رقوم شامل ہوں گی درج کر لیا جائے) نوجوانان جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ دورِ اوّل پانچ سال کے بعد موجودہ سکیم کے لحاظ سے ختم ہو جائے گا اور تحریک جدید کے اخراجات کا کلی بوجھ ان پر ہوگا۔ اس لئے اس سال دفتر دوم کی آمد کم از کم ساڑھے تین لاکھ تک پہنچ جانی چاہئیے تا وقت پر صحیح طور پر بوجھ کو اٹھا سکے۔ مشرقی پنجاب کے مہاجرین کے متعلق حضور نے فرمایا کہ اب ان میں سے اکثر احباب کی اقتصادی حالت بہتر ہو چکی ہے اس لئے انہیں اس سال مالی قربانی میں کسی سے پیچھے نہ رہنا چاہئیے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ خطبہ انشاء اللہ تعالےٰ احباب کرام کی خدمت میں جلد سے جلد پیش کر دیا جائے گا۔ امید ہے سکرٹریانِ جماعت ابھی سے وعدوں کے حصول کے لئے منظم طریق پر جدوجہد شروع کر دیں گے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ گو حسب معمول وعدہ بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۰ فروری ہوگی۔ لیکن پسندیدہ امر یہی ہے کہ تمام وعدے ۳۱ دسمبر ۱۹۴۸ء تک دفتر کو مل جائیں تا دفتر آمد کا صحیح اندازہ لگا کر تحریک جدید کے نئے سال کا بجٹ وقت کے اندر تیار کر سکے۔

عبد الرشید قریشی نائب وکیل المال تحریک جدید

بنجر زمینوں میں کاشت کرنے پر نصف مالیہ معاف

لاہور ۲۶ نومبر۔ صوبے میں غلے اور چارے کی کمی کے پیش نظر مغربی پنجاب کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ خسرہ گرداوری بابت ربیع ۱۹۴۷ء میں جو اراضی بنجر جدید اور بنجر قدیم دکھائی گئی تھی اور اب تک یہی صورت ہے اس میں فصلیں کاشت کرنے پر نصف مالیہ معاف کر دیا جائے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ اراضی غیر معین .... مشرح فصل یا زمین کے تحت آتی ہو۔ رعایت اس لئے دی گئی ہے کہ کاشتکار زیادہ سے زیادہ زمین کو زیر کاشت لائیں۔

اس رعایت کا اطلاق سرکاری بنجر کے علاوہ جو عارضی کاشت کے لئے بٹائی پر دی گئی ہے دیگر زمین پر ہوگا۔ سرکاری اراضی کی بٹائی کا نرخ مالیہ اراضی سے مختلف ہوتا ہے۔ اور اس کی مشرح فی فصل مقرر ہوتی ہے۔

انڈونیشیا اور ہالینڈ کے مذاکرات نازک صورت اختیار کر گئے

بٹاویہ ۲۶ نومبر ڈچ ایسٹرن آفس نے آج اعلان کیا ہے کہ آئندہ کسی غیر ملکی نامہ نگار کو جمہوری انڈونیشیا کے علاقہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی یہ اعلان اس وقت کیا گیا جبکہ ہالینڈ کا ایک ڈیلیگیشن انڈونیشیا کی جمہوری حکومت سے تین سال پرانی کشمکش کے متعلق مذاکرات کیلئے یہاں پہنچا۔ بعض مبصروں کا بیان ہے کہ اب یہ مذاکرات انتہائی نازک دور میں داخل ہو چکے ہیں مسٹر سی جے ساسن ہالینڈ کے وزیر نوآبادیات اور وفد کے لیڈر نے کہا کہ کمشن انڈونیشیا میں وفاقی خود مختار متحدہ حکومت قائم کرنے کی تجویز کو ذریعہ عمل میں لانے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔ موصوف نے کہا کہ انڈونیشیا اور نیدرلینڈ کی اکثریت سمجھتی ہے یہ پروگرام بعجلت شروع ہو سکتا ہے (استار)

معدنی خزانوں کو حکومت خود اپنی تحویل میں لے لیگی

کراچی ۲۶ نومبر۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان مملکت کے تمام معدنی ذرائع پر سے صوبائی حکومتوں کا انتظامی کنٹرول ختم کر کے اسے اپنے ہاتھ میں لینے کا فیصلہ کرنے پر غور کر رہی ہے۔ اس مقصد کیلئے امید کی جاتی ہے کہ پاکستان پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کیا جائے گا۔ قانون ۱۹۳۵ء کے ماتحت اس وقت تک صوبائی حکومتوں کو ان معدنی ذرائع کو ترقی دینے اور ان سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کے اختیارات حاصل تھے لیکن اب اقتصادی لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ مرکزی حکومت اس پر خود قبضہ کرے۔ پاکستان کا جغرافیائی سروے کرنے اور مزید معدنی دولت کی تلاش میں پاکستان کو جس غیر ملکی سرمایہ اور ٹیکنیکل مدد کی پیشکش کی گئی ہے۔ اس کے پیش نظر بھی مرکزی حکومت ان تمام ذرائع کو اپنی تحویل میں لینا مناسب سمجھتی ہے امید کی جاتی ہے کہ اب یہ بل پاس ہو جائے گا۔ اس کے نتیجہ میں پاکستان میں کانوں۔ تیل کے چشموں اور دیگر معدنی خزانوں کی حالت بہت بہتر ہو جائے گی۔ اور حکومت ان سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکے گی۔

ویسٹ انڈیز اور پاکستان کی کرکٹ ٹیموں کی دعوت

لاہور ۲۶ نومبر۔ ویسٹ انڈیز کرکٹ ٹیم اور پاکستان کرکٹ ٹیم کے اعزاز میں ۲۸ نومبر ۱۹۴۸ء (اتوار) کو پنجاب کلب میں ایک محفل استقبال منعقد ہوگی۔ یہ محفل برطانوی ڈپٹی ہائی کمشنر مقیم لاہور اور پنجاب کلب کے صدر اور ممبروں کی طرف سے دی جا رہی ہے۔

روزنامہ
الفضل
۲۶ نومبر ۱۹۴۸ء

فزت ورب الکعبہ

ہم نے الفضل کی ایک قریبی گزشتہ اشاعت میں عرض کیا تھا کہ ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اعلائے کلمۃ الحق کو ہی ذاتہ اپنا نصب العین بنائے۔ اور اسکو محض اپنی دنیاوی ترقی کا آلۂ کار نہ سمجھے۔ اور جس طرح بعض بڑی بڑی مغربی اقوام دنیا میں امن و امان کے قیام کے دعاوی کو محض ایک پردے کے طور پر استعمال کر رہی ہیں۔ اگرچہ ان کی اصل اغراض حرص و ہوا کے مرکز کے گرد چکر لگاتی ہیں۔ ان اقوام کی طرح وہ بھی اعلائے کلمۃ الحق کے نعرہ کو محض دنیاوی جاہ و حشمت کے استحصال کا پردہ نہ بنائے۔ کیونکہ ایک مسلمان صرف اسی لئے مسلمان ہے۔ کہ اس کا مقصد حیات اللہ تعالےٰ کے پیغام کی تبلیغ اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں بلند کرنا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ آجکل کے مسلمان اس بنیادی مقصد کو فراموش کر بیٹھے ہیں اور مغربی تہذیب کے پیچ در پیچ جالوں میں پھنس کر وہ اس صراط مستقیم سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ جو ان کی زندگیوں کا مقصد وحید ہونا چاہیئے تھا۔

ایسے زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی اگر کوئی غرض ہو سکتی ہے تو وہ یہی ہو سکتی ہے کہ اعلائے کلمۃ الحق کے سبق کو دوبارہ تازہ کیا جائے۔ اور دنیا کے ادیان پر دین الٰہی کے غلبہ کی راہوں کی نشاندہی کی جائے۔ تاکہ اللہ تعالےٰ کا وہ مقصد کامیاب ہو جس کے لئے اس نے سلسلہ احمدیہ قائم کیا۔ اگر آپ کی بعثت کی یہ واحد غرض نہیں تھی۔ تو آپ کے آنے کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی۔ کیونکہ دنیا کی جاہ و حشمت حاصل کرنے کے قانون تو اللہ تعالےٰ نے تمام کائنات کی فطرت میں ہی ودیعت کر رکھے ہیں۔ اور ان قوانین سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے انسان کو عقل عطا کر دی ہے۔ جو بھی انسان ان قوانین کے مطابق عمل کر کے کوئی دنیاوی غرض حاصل کرنے کے لئے عقل سے صحیح کام لے گا۔ اور محنت کرے گا۔ وہ ضرور ایک نہ ایک دن بقدر ہمت وسعی کامیاب ہو جائیگا اس میں نیک و بد کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔

بلکہ ایک دہریہ تو جو ان قوانین سے فائدہ اٹھانے کے لئے محنت کرتا ہے۔ چونکہ اسکے پیش نظر دنیاوی طاقت ہی کا حصول ہوتا ہے۔ بظاہر دوسروں سے زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔

الغرض دنیاوی ترقیوں کے حصول کے لئے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی ضرورت نہیں ہوتی ان کی بعثت کا مقصد وحید دنیا کو اس نعمت سے سرفراز کرنا ہے۔ جو دنیا کے عام تکوینی قوانین سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور وہ نعمت وہ آسمانی روشنی ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے عام تکوینی قانون سے الگ قوانین مقرر کئے ہیں۔ یہ قوانین روحانی قوانین ہیں۔ جو اگرچہ انسانی عقل سے سمجھے تو جا سکتے ہیں۔ لیکن اس کے ذریعہ دریافت نہیں کئے جا سکتے۔ کیونکہ وہ اس کے احاطہ عمل سے باہر ہوتے ہیں۔ یہ باریک در باریک قوانین اس رشتہ تعلق کے متعلق ہوتے ہیں۔ جو کائنات کے ساتھ خالق کائنات کو ہے جو رشتہ ایک دریا کو اپنے منبع کے ساتھ ہوتا ہے۔ جس طرح دریا کا منبع دریا کو پانی مہیا کرتا ہے۔ اسی طرح یہ آسمانی روشنی کائنات کے اندھیروں کو درخشاں کرتی ہے۔ اور اس کے بغیر انسانی عقل بھی اندھے کے ہتھیار سے بڑھ کر کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

الغرض اللہ تعالےٰ اس آسمانی روشنی سے دنیا کو درخشاں کرنے کے لئے اپنے نیک بندے بھیجتا ہے۔ اور ان کا کام صرف یہی ہوتا ہے کہ وہ اس روشنی کو زیادہ سے زیادہ پھیلائیں۔

اس سے صاف یہی نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ کہ جو سعید روحیں ایسے بندوں کے ساتھ ہو جاتی ہیں وہ بھی اسی لئے اس کے ساتھ شامل ہوتی ہیں۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی اس روشنی کو زیادہ سے زیادہ دنیا میں پھیلائیں۔ اور دنیا کے اندھیروں کو دور کریں ایسی روحوں کا بھی مقصد وحید وہی ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے فرستادہ کا ہوتا ہے۔ وہ اسی جسم کے گویا مختلف اعضا ہوتے ہیں۔ جن کو وہ اپنے اس عظیم الشان کام کے سرانجام دینے کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ اس لئے جو لوگ اس کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ اگر اس کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے کام نہ دیں۔ تو ان اعضا کی طرح بے کار ہو جاتے ہیں۔ جو فالج گرنے کی وجہ سے شل ہو چکے ہوں یا کسی زہریلی بیماری کی وجہ سے بیکے ہو جاتے ہیں اور تمام جسم کے لئے خطرہ کا موجب بن جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض صرف اعلائے کلمۃ الحق ہے۔ یعنی تمام دنیا میں اسلام کا پرچم لہرانا۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے آپ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا"۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے اس پاک بندے کے ذریعہ ایک ایسی صالحین کی جماعت قائم کرے گا۔ جو اسلام کا آوازہ دنیا کے دور افتادہ کناروں تک بلند کرے گی۔ جو اس کے مقصد بعثت یعنی اعلائے کلمۃ الحق میں اعضا کی طرح اس کی ممد و معاون ہوگی۔

کیا ہر اس فرد کے لئے جس نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان لیا ہے۔ اور اس کی جماعت میں شامل ہو چکا ہے۔ یہ ایک لمحہ فکریہ نہیں ہے کہ وہ سوچے کہ آیا وہ اس مقصد کے لئے اپنی زندگی وقف کئے ہوئے ہے یا نہیں جس مقصد کی تکمیل میں مدد دینے کے لئے وہ اس کی جماعت میں شامل ہوا۔ جو شخص اس مقصد اس راستے سے ایک انچ بھی ادھر ادھر ہٹ کر چلنا چاہتا ہے یا چل رہا ہے اس کو یقین کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ قطعاً اس کی جماعت میں شامل نہیں ہے۔ بلکہ وہ مخالف سمت میں جا رہا ہے۔ اور اس کا وجود یا تو اس مقصد کے لحاظ سے اس عضو کی طرح بے کار ہے۔ جو شل ہو چکا ہو یا اس عضو کی طرح ہے جو کسی زہریلی بیماری کا شکار ہو چکا ہے اور تمام جماعت کے لئے خطرناک ہے۔

اس جماعت میں تو وہی شخص شامل ہو سکتا ہے جو اپنا سب کچھ اپنا مال۔ اپنی اولاد۔ اپنی جان غرض جو کچھ بھی اس کا ہے سب اللہ تعالےٰ کے کام کے لئے وقف کر دے۔ دوسرے لفظوں میں جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے "دین کو دنیا پر مقدم رکھے" اگر کوئی ایسا نہیں کر سکتا۔ تو اس کا جماعت کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ جس طرح اس غرض کے بغیر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی کوئی ضرورت نہ ہوتی۔ اسی طرح ایسے شخص کا جماعت میں شامل ہونا لاحاصل ہے جو اعلائے کلمۃ الحق کے لئے اپنی تمام زندگی وقف کرنے کے سوائے دینی کوئی اور غرض کوئی اور مقصد حیات سمجھتا ہے۔

ایک مومن کا مقصد حیات تو ہے ہی یہی کہ وہ خدمت دین میں اپنے آپ کو مٹا دے۔ اور اس طرح مٹ جانے ہی کو اپنی کامیابی سمجھے۔ آخر سوچنے کی بات ہے۔ کہ ہم اپنے خویش و اقارب کو چھوڑ کر کیوں اس جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ ہم نے اپنے دوستوں اور اپنے رفیقوں کو کیوں ترک کیا ہے۔ بزرگوں کی ناراضی کیوں لی۔ محلے والوں کی پھبتیاں ہمسروں کے مزاح و تمسخر کیوں برداشت کئے۔ جائدادوں پر کیوں لاتیں ماریں۔ ملازمتیں کیوں ترک کیں۔ کاروبار کیوں برباد کئے۔ اپنی ترقیوں کو کیوں مسدود ہونے دیا۔ ماریں کیوں کھائیں۔ بائیکاٹ کی سختیاں کیوں سہیں۔ کیا دنیا کے لئے؟ آؤ آج ہم اپنی ضمیروں کو ٹٹولیں۔ کیا ہم نے یہ سب کچھ دنیا کے لئے کیا؟ قطعاً نہیں۔ اگر ہم کو دنیا منظور ہوتی تو ہم صرف دنیاوی ترقیوں کے خواہشمند ہوتے اور اس جماعت کے پاس بھی نہ پھٹکتے۔ کیونکہ دنیا کے لحاظ سے احمدی ہونے سے بڑی ناقابلیت اور کیا ہو سکتی ہے۔ پھر جب ہم نے اس جماعت میں داخل ہونے کو ان تمام فوائد پر ترجیح دی۔ جو اس جماعت میں نہ شامل ہونے سے ہم کو میسر ہو سکتے تھے۔ تو کیا ہمارے فیصلہ کی یہی وجہ نہیں ہے۔ کہ ہم نے ارادہ کیا کہ ہم "دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے"۔

آؤ آج ہم اس ارادہ کو پھر تازہ کریں۔ آؤ آج ہم پختہ عہد کر لیں۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ خواہ ہمارا مال ہماری جان ہمارا سب کچھ چلا جائے۔ ہم اس ارادہ کو پورا کر کے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارے سروں پر تلوار بھی لہرا رہی ہو۔ تو ہماری زبان پر یہی آخری الفاظ ہوں گے۔

فزت ورب الکعبہ

اگر ہم اس لئے جماعت میں نہیں آئے تو ہمارا اس کا ہمارے آنے سے دھوکا تھا۔ اب بھی ہمیں سوچنا چاہیئے۔ اور ایک بار پھر فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ اگر ہم اپنا سب کچھ دین کے لئے قربان نہیں کر سکتے اگر دنیا ہم کو دین سے زیادہ عزیز ہے تو دنیا کی طرف واپس چلے جانا یہاں رہنے سے بہتر ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل دوسروں سے مانگ کر پڑھتا ہے وہ اپنا فرض کماحقہ ادا نہیں کر رہا صرف غریب اور نادار احمدی کو ہی دوسروں سے لے کر پڑھنے کا حق حاصل ہے۔

اسلامی تعلیم

از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف مولوی فاضل

(۲)

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے۔ اسلام نے جملہ امور میں ہماری راہ نمائی فرمائی ہے چنانچہ ہر شعبۂ زندگی میں ہمارے لئے ہدایات فرمائیں۔ ہماری مجلس کے آداب بیان کئے۔ ہماری معاشرت کے متعلق ہمیں تعلیم دی۔ اقتصادیات میں ہماری راہنمائی کی۔ پڑوسی کے حقوق ہمارے لئے وضع کئے۔ میاں بیوی کے حقوق مقرر فرمائے۔ تجارت کے اصول ہمارے لئے وضع فرمائے۔ ہمارے سونے کا طریق ہمیں بتایا۔ ہمیں بتایا کہ جاگتے وقت یہ کہو اور یہ کرو۔ ہمارے کھانے کا طریق ہمیں بتایا کہ اس طرح شروع کرو اس طرح کھاؤ۔ اور اس طرح ختم کرو۔ یہاں تک کہ پیشاب پاخانے کے آداب بھی سکھائے کہ کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو۔ راستہ سے دور قضائے حاجت کے لئے جاؤ۔ فلاں رخ قضائے حاجت کے وقت بیٹھو۔ اگر احادیث کا بنظر غائر مطالعہ کیا جائے۔ تو ہر حدیث پر یہ ایمان یقیناً بڑھتا جاتا ہے۔ کہ پیارے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کہیں بھی ہمیں غیر کا محتاج نہیں رہنے دیا۔ ترمذی شریف میں ایک روایت ہے کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو ایک یہودی کہنے لگا۔

قد علمکم نبیکم کل شیءٍ حتی الخراءة

کہ تمہارے نبی نے تو ہر چیز کے متعلق تمہیں تعلیم دی۔ یہاں تک کہ قضائے حاجت کے متعلق بھی تمہیں تعلیم دی۔

حقیقت الامر یہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھوٹی سی چھوٹی بات کے متعلق اور بڑی سے بڑی بات کے متعلق ہمیں سب کچھ سکھایا جیسا کہ گذشتہ قسط میں عرض کیا گیا تھا میں خویش پروری کے متعلق حدیث کی روشنی میں کچھ عرض کرونگا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لئے اس بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے۔ موجودہ زمانہ میں یہ برائی جس بھیانک شکل میں ظاہر ہوئی ہے۔ اس کی قباحت میں کسی کو انکار نہیں۔ اخبار کے کالموں میں اس کا ذکر۔ پبلک سٹیجوں پر اس کا تذکرہ شاہراہوں پر اس کا رونا رویا جا رہا ہے۔ غرضکہ امور سلطنت میں یہ چیز پبلک کے لئے اور خود حکومت کے لئے بہت سی دقتیں پیدا کر دیتی ہے۔ پبلک اپنی جگہ شاکی ہوتی ہے۔ حکومت کو خویش پروری کی وجہ سے قابل آدمی میسر نہیں آسکتے۔ عوام بے اطمینانی اور بد اعتمادی کا شکار رہتے ہیں۔ مسلمانوں کو خوشخبری ہو کہ خدا کے برگزیدہ رسول نے اس بارے میں بھی ہمیں ارشاد فرمایا:۔

"من ولی من امر المسلمین شیئاً فامر علیهم احداً محاباة فعلیه لعنة الله لا یقبل الله منه صرفاً ولا عدلاً حتی یدخله جهنم۔"

(مسند احمد بن حنبل)

کہ جس کو مسلمانوں کا حاکم بنایا جائے۔ اور پھر وہ اپنی دوستی کی وجہ سے کسی کو کوئی عہدہ دیتا ہے یعنی محض دوست نوازی کی وجہ سے کسی کو کوئی عہدہ دیتا ہے تو فرمایا اس پر خدا کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جرم کے بدلے میں اس سے کوئی چیز بھی قبول نہیں کرے گا۔ اور اس کی جگہ جہنم ہے۔

آپ دیکھئے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنی وضاحت اور تشدید سے ہمیں منع فرمایا کہ ہم میں سے کوئی مسلمان محض دوست نوازی کرتے ہوئے کسی کو کوئی عہدہ سپرد نہ کرے۔ دوسری طرف اس شخص کو جو دوست یا رشتہ دار سے یہ توقع رکھتا ہے فرمایا کہ اگر تم خود کوئی عہدہ مانگو گے اور تمہیں وہ دے دیگا۔ تو یاد رکھو خدا تعالیٰ تمہاری اس کام کے سرانجام دینے میں مدد نہیں فرمائے گا۔ اس حدیث کے اگلے ٹکڑے میں ایک اور سبق ہمیں دیا گیا ہے فرمایا۔

"ومن اعطی احداً حمی الله فقد انتهك فی حمی الله شیئاً بغیر حقه فعلیه لعنة الله"

(مسند احمد بن حنبل)

کہ اگر کسی کے سپرد خدا کی کوئی امانت کی جائے۔ تو وہ خدا کے اس سٹور میں دست اندازی نہ کرے۔ ورنہ اس پر خدا کی لعنت ہوگی۔ (وہ شخص خدا کے قرب کو کبھی حاصل نہ کر سکے گا) یعنی اگر کسی کے سپرد بیت المال یا کوئی قومی امانت کی جاتی ہے۔ تو وہ حمی اللہ اللہ کی رکھ ہے۔ اس میں اس شخص کا کوئی حق نہیں ہے۔ وہ نہ صرف یہ کہ اس قوم کا مال ہے۔ بلکہ وہ خدا کی امانت ہے۔

یہ خدا اور اس کے رسول کی بتائی ہوئی تعلیم ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم دنیا اور دین میں ترقی کریں۔ ہم دنیا کے سامنے صحیح اسلام کی شکل پیش کریں۔ تو ہمیں ان تعلیمات کو حرز جان بنانا ہوگا۔ ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستہ سے بھٹک کر کسی اور راستہ پر چل کر نہ دنیا میں عزت پا سکتے ہیں اور نہ آخرت میں سعدی نے کیا خوب کہا ہے ؎

محال است سعدی کہ راہ صفا
تواں یافت جز در پئے مصطفےٰ

کہ دنیا میں مصطفےٰ کے راستے کے بغیر صفا کہیں مل نہیں سکتی ؎

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

نفسانی خواہشات کی پیروی سے بچو

ترجمہ از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت ابو یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ عقلمند وہ شخص ہے جو اپنے نفس سے حساب لیتا رہے۔ اور مرنے کے بعد کی زندگی کے لئے ابھی سے تیاری کرے۔ اور نکما وہ شخص ہے جو اپنے نفس کی آرزوؤں کی پیروی کرے۔ اور پھر بخشے جانے کی امید رکھے۔ (ترمذی)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو

"اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقوےٰ حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو۔ جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو۔ کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو۔ جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ۔ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہونچا سکے گا۔" (الوصیت)

تتمہ متعلقہ مضمون "دربارۂ لبنان"

(مطبوعہ الفضل ۲۵ نومبر ۱۹۴۸ء)

از مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

الفضل کی اشاعت مؤرخہ ۲۵ نبوت ۱۳۲۷ہش میں ایک مقالہ بعنوان "لبنان" شائع ہوا ہے۔ اس میں جہاں مفید معلومات ہیں وہاں ایک ضمنی ذکر جو جنسی خرابیوں کے تعلق میں کیا گیا ہے وہ نامکمل صورت میں ہے۔ واقعہ متعلقہ شاغور محلہ کا ہے اور شامی مسلمانوں نے انتخابات میں حکومت کے ساتھ عدم تعاون رکھا تاوقتیکہ وہ محلہ فاسد الاخلاق لبنانی عورتوں سے خالی نہیں ہو گیا۔ حکومت نے ان میں سے بعض کی باقاعدہ شادیاں کرا دیں اور بعض کو لبنان واپس جانے پر مجبور کیا۔

دراصل اصلاح یا فساد کی ذمہ دار بہت حد تک پبلک ہی ہوتی ہے۔ فرانسیسیوں نے عرب نوجوانوں کے اخلاق خراب کرنے کی غرض سے جا بجا مراقص (ناچ گھر) کھلوا دئیے تھے اور اس طرح اس قسم کے اڈوں کو بہت رواج دیا گیا۔ مگر ان کے چلے جانے کے بعد موجودہ انقلاب میں دمشق نے مذہبی روح کو محفوظ رکھنے کے لئے اس ضمن میں کامیابی کے ساتھ جدوجہد کی ہے۔ پاکستان کا بھی فرض ہے کہ وہ اس قسم کی جنسی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے تدابیر اختیار کرے۔ اس میں پبلک اور حکومت دونوں کا تعاون ضروری ہے۔

ہر شخص کو چاہئیے کہ وہ وصیت کرے

فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

(۱) "ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ ہو جس نے وصیت نہ کی ہو۔"

(الفضل ۲۸ مئی ۱۹۴۸ء)

(۲) "ہر شخص کو چاہئیے کہ وہ وصیت کر دے اور اس طرح دنیا کو بتا دے کہ قادیان سے نکلنے سے ہمارا ایمان کمزور نہیں ہوا بلکہ ہم اپنے ایمان میں پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ مقبرہ بہشتی کے وعدے دنیا کے ہر گوشہ میں ہم کو ملتے رہیں گے۔" (الفضل ۲۸ مئی ۱۹۴۸ء)

(۳) "کوئی مرد، کوئی عورت اور کوئی بالغ بچہ ایسا نہ رہے جس نے وصیت نہ کی ہو تا دنیا کو معلوم ہو جائے کہ تم میں حقیقی ایمان پایا جاتا ہے اور قادیان کے کھوئے جانے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی یا اس کے نظام کے متعلق تمہیں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہوا۔" (الفضل ۲۸ مئی ۱۹۴۸ء)

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

سرزمین فرانس میں دین اسلام کی اشاعت

پیرس میں پہلا تبلیغی پبلک جلسہ

(از مکرم جناب ملک عطاء الرحمٰن صاحب مبلغ فرانس)

خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۳ نومبر کو پیرس میں وسیع پیمانہ پر ایک پبلک جلسہ کے انعقاد کی توفیق حاصل ہوئی۔ یہ جلسہ اپنی نوعیت کا پہلا جلسہ تھا۔ اسلام اور احمدیت۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت مبارکہ اور حضور کا عالمگیر پیغام دعوت عام کے طور پر پہلی بار پبلک جلسہ میں پیش کیا گیا۔ اس جلسہ کی تیاری اور اہتمام کے لئے گو تین ہفتہ انتہائی محنت کرنی پڑی۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اجلاس خوب کامیاب رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

جلسہ کا اعلان

جلسہ کے انعقاد کا اعلان و تشہیر بھی متعدد طریق پر کرنے کی کوشش کی گئی۔ پوسٹرز۔ پیرس ریڈیو اور اخبارات وغیرہ کے ذریعہ اعلان کیا گیا۔ علاوہ ازیں انگریزی مطبوعہ دعوت نامے بذریعہ ڈاک لوگوں کو بھجوائے گئے۔ مدعوین میں پیرس کی بعض ادبی سوسائٹیوں کے ممبر۔ پیرس۔ یونیورسٹی کے پروفیسر اور بعض مستشرقین شامل تھے۔ جلسہ کی صدارت پیرس یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے قبول فرمائی۔ پیرس میں چھ کے قریب بڑے پبلک ہال ہیں۔ ان میں سے ایک ہال میں اس جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔

موضوع

مغربی ممالک میں "آئندہ جنگ" انتہائی ہیبت اور دہشت کا باعث ہو رہی ہے۔ اور ہر خاص و عام کے لئے ہر وقت کا ایک اہم اور دلچسپ موضوع بنی ہوئی ہے۔ چنانچہ لوگوں کی اس ذہنی کیفیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس جلسہ میں تقریر کا عنوان ان الفاظ میں رکھا گیا "آئندہ جنگ اور اس کے بعد حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات و پیشگوئیوں کی روشنی میں"۔

تقریر کے ابتدا میں تمہیداً عرض کیا گیا۔ کہ دو باتوں کا ضمناً ذکر نہایت ضروری ہے۔ اول پیشگوئیوں پر عمومی بحث، اور دوسرے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک سے لوگ عموماً متعارف ہی ہوتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بائیبل میں ذکر

پیشگوئیوں پر عمومی تبصرہ کرتے ہوئے عرض کیا گیا کہ بعض پیشگوئیاں ایسی ہیں۔ جو ابتدا میں کسی بہت پرانے نبی کی معرفت کی گئیں۔ گو وہ پیشگوئیاں نہایت اہم واقعات پر مشتمل تھیں۔ لیکن ابتداءً وہ بہت مختصر طور میں کی گئیں بعد میں آہستہ آہستہ دوسرے انبیاء ان کی زیادہ وضاحت اور تعیین کرتے چلے گئے۔ اس سلسلہ میں مثال کے طور پر سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک بعثت کو پیش کیا گیا۔ کہ کس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے ہی خدا تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل میں بشارات فرمائیں۔ اس سلسلہ میں بائیبل کے بعض حوالے اور انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیاں مختلف حوالوں سے پیش کیں۔ اس کے علاوہ ان پیشگوئیوں کی وضاحت کی جو ناجائز طور پر عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دراصل پیشگوئیوں پر عمومی تبصرہ تو صرف تمہید کے طور پر تھا۔ اصل غرض سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک بائیبل سے پیش کرنا تھا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت

اس کے بعد جیسا کہ موضوع تقریر کا اعلان کیا گیا تھا۔ یہ عرض کیا کہ اصل موضوع پر آنے سے قبل یہ ضروری ہوگا۔ کہ سامعین کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود مبارک اور حضور کی بعثت سے تعارف کرایا جائے۔ چنانچہ اس طریق پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور موعود اقوام عالم ہونے کا دعوےٰ مفصل پیش کیا گیا۔ آسمان و زمین کی شہادات اور نشانات۔ حضور علیہ السلام کی پیشگوئیاں اور ان کے تصدیقی وقوع کا ذکر کیا۔ احمدیت۔ اس کی ابتداء اور خدائی وعدہ کے مطابق کہ میں "تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ احمدیت کی دنیا کی ہر وسعت میں اشاعت و ترقی کا ذکر کیا غرضیکہ اس زمانہ کے مامور من اللہ کی بعثت اور اس کے ذریعہ زندہ خدا کے وجود کو پیش کیا۔

سیدنا حضرت المصلح موعود ایدہ اللہ الودود

اس امر کی تائید میں کہ خدا تعالیٰ آج بھی اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اور وہ عالم الغیب خدا آج بھی اپنے برگزیدوں پر مستقبل اور غیب کی باتیں ظاہر فرماتا ہے۔ جو خدا سے ان کے تعلق اور صداقت کا روشن ثبوت ہوتی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وجود مبارک کو پیش کیا۔ اور اس سلسلہ میں گذشتہ جنگ کے دوران میں حضور اطال اللہ عمرہٗ و اطلع شموس طالعہٗ کی پیش از وقت آسمانی اطلاعات کو پیش کیا۔ کہ کس طرح ان الٰہی نوشتوں کے عین مطابق انگلستان اور فرانس کی حکومت کو متحد ہونا پڑا۔ پھر ۲۸۰۰ سو ہوائی جہاز امریکہ کی طرف سے برطانیہ کو بھجوانا۔ امریکی فوجوں کا سسلی اور ہندوستان میں اترنا۔ لیبیا میں جنگ کے تفصیلی واقعات۔ یونان کا جنگ میں مجبوراً شریک ہونا۔ اور شاہ بلجیئم کی معزولی اور آخر اتحادیوں کی فتح ایسی غیبی اطلاعات اور پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔

جلسہ کی غرض

اس اجلاس کی غرض بیان کرتے ہوئے عرض کیا۔ کہ جب بھی دنیا ظلمت و معصیت کی تاریک راہوں پر چل کر تباہی کے گڑھوں میں کودنا چاہتی ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس ہلاکت سے انتباہ کے لئے اپنے انبیاء نازل فرماتا ہے۔ جو انسانوں کو ان کی خود تیار کردہ ہلاکت سے پیش از وقت اطلاع دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں بھی بنی نوع انسان کی بھلائی و خیر خواہی کے لئے اور پیش از وقت انتباہ کے لئے اپنا نبی مبعوث فرمایا ہے۔ چنانچہ میں یہ تقریر کسی عام علمی و ادبی غرض کے ماتحت یا پیرس کے معززین کو خطاب کرنے کا اعزاز چاہنے کے لئے نہیں کر رہا۔ بلکہ اسی آسمانی انتباہ کے ماتحت کر رہا ہوں۔ جو اس زمانہ کے نبی پر ان الفاظ میں نازل ہوا "دنیا میں ایک نذیر آیا۔ مگر دنیا نے اسے قبول نہ کیا خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"۔ چنانچہ اپنے اپنے زمانہ کے انبیاء اور ان کے ایسے ہمدردانہ انتباہ کو جن لوگوں نے سنا اور ان سے فائدہ اٹھایا۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے ان ہلاکتوں سے محفوظ رہے۔

یاجوج و ماجوج کی تعیین

جنگ کے موضوع کی طرف آتے ہوئے بائیبل سے اس وقت تک کی بعض پیشگوئیوں کا بالترتیب ذکر کیا۔ بائیبل۔ قرآن مجید اور احادیث میں اس جنگ کو یاجوج ماجوج کی جنگ سے موسوم کیا گیا ہے لیکن آج سے ۵۰ سال قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان دو گروہوں کی تعیین انگریز اور روس اور ان کے ہمنواؤں کی دو اجتماعی طاقتوں سے فرمائی۔ چنانچہ یہ تعیین آج کس شوکت سے پوری ہو رہی ہے۔ خدا کے علم کے بغیر کون اس قدر لمبا عرصہ قبل ایسی تعیین کر سکتا تھا۔ بالخصوص جب کہ اس دوران میں دو عالمگیر جنگیں لڑی جا چکی ہیں۔ اگر گذشتہ جنگ میں برطانیہ۔ اور امریکہ روس کی امداد نہ کرتے۔ تو آج روس موجودہ روس نہ ہوتا۔ بلکہ بالکل مختلف ہوتا

جنگ کا زمانہ

اس جنگ کے وقت اور زمانہ کے ضمن میں پیشگوئیوں پر عموماً تبصرہ کرتے ہوئے یہ پیش کیا۔ کہ پیشگوئیوں میں زمانہ کی تعیین دونوں جہتوں کے ساتھ نہیں ہوا کرتی۔ ورنہ ایسی پیشگوئیوں کی اصل غرض ضائع ہو جاتی ہے۔ اور انسان کی قوت فکر اور قوت فیصلہ معطل ہو جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں پھر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ذکر کیا۔ کہ حضرت دانیال علیہ السلام نے موسوی شریعت کی تنسیخ کے ۱۲۹۰ سال بعد حضور کی بعثت کی تعیین فرمائی تھی۔ چنانچہ اس زمانہ کے قریب حضور علیہ السلام کی بعثت ہوئی۔ اسی طرح اس جنگ کے زمانہ کی تعیین کتب سماوی اور احادیث میں کی گئی ہے کہ جب بنی اسرائیل کو دوبارہ فلسطین میں جمع کیا جائے گا۔ اس زمانہ میں یہ جنگ ہو گی۔

جنگ کی نوعیت و کیفیات بیان کرتے ہوئے قرآن مجید احادیث اور حضور علیہ السلام کی روشنی میں بعض امور پیش کئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات "اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی امن میں نہیں"۔ والا اقتباس پیش کیا۔

جنگ کے بعد

جنگ کے نتائج کے سلسلہ میں عملاً روس کا اسلام کے ہاتھوں میں آنا۔ یعنی روس پر اسلام کا غلبہ مغرب میں اسلام کا عروج پیش کیا۔ موجودہ تہذیب مغرب کے متعلق بتایا کہ اس کی جگہ ایک نئی روحانی تہذیب کا قیام ہوگا۔ ایک عالمگیر امن کا دور ہوگا۔ جنگوں کا خاتمہ ہوگا کوئی قوم دوسری قوم پر چڑھائی نہ کرے گی قومی۔ نسلی اور مذہبی کوئی تفاخر و تعصب باقی نہ رہے گا۔ ایک نیا نظام ہوگا جس میں خدا اور مذہب کو ان کی حقیقی جگہ حاصل ہو گی۔ ایک نئی زمین ہو گی اور نیا آسمان ہوگا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر مبارک پھر لاتے ہوئے تفصیلاً روس کی پیشگوئی کے سلسلہ میں "زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار" والی پیشگوئی کا ذکر کیا۔ کہ جس طرح یہ خدائی نوشتہ روس کی سرزمین میں پورا ہوا۔ وہ بھی پورا ہوگا۔

غرضیکہ اس طریق پر بفضلہ تعالیٰ بائیبل میں بشارات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت مبارکہ۔ احمدیت اور اس کی ترقی۔ سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کا خدا نما وجود وغیرہ امور کا تفصیل کے ساتھ ذکر کرنے کا موقعہ ملا۔ اور ان الفاظ پر یہ تقریر ختم کی۔ کہ مغرب آج دہریت سے محیط ہو کر رہ گیا ہے۔ اس لئے کہ ہمیشہ سے اس کے مذہبی تخیل کی پرورش ایک مردہ مذہب کی آغوش میں ہوئی۔ لیکن آج اس کے سامنے روایتی خدا کی بجائے زندہ خدا اسلام کے زندہ مذہب میں پیش ہے۔ مبارک ہے جو آج بھی اس حقیقت کو پالینے کے لئے متمنی اور ساعی ہو۔

یہ تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے خوب توجہ اور سکون اور دلچسپی سے سنی گئی۔ تقریر کے بعد بعض سامعین نے اس کے دوبارہ اعادہ کی خواہش ظاہر کی

احباب کی خدمت میں دعا کے لئے عرض ہے۔ کہ ہمارا خدا ہماری حقیر مساعی کو نیک اثرات و نتائج کا باعث بنائے ہماری حقیر مساعی دہریت کے ان سمندروں پر ایک بے حیثیت قطرہ کی مثال ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن خدا تعالیٰ انہیں بہ حقیقت مقطر قطرات کی طرح ایسے صدف نما سینوں میں اتار دے۔ کہ جہاں وہ ایک دن سچائی و صداقت اور اسلام و احمدیت کے حقیقی گوہر بن کر ظاہر ہوں آمین یارب العلمین

وما توفیقنا الا باللہ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

آہ! السیّد مصطفیٰ نویلاتی

جماعت احمدیہ دمشق کے ایک مخلص دوست کی وفات

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مولوی فاضل مبلغ شام)

نہایت افسوس اور رنج سے احباب جماعت کو السیّد مصطفیٰ نویلاتی کی وفات کی خبر پہنچاتا ہوں۔ مدت مدید سے آپ صاحب فراش تھے مکرات و مرات ہسپتال میں علاج کے لئے ان کو داخل کیا گیا مگر سرطان کی وجہ سے دن بدن نڈھال ہوتے گئے۔ آپ کی وفات بروز اتوار ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۸ء آدھی رات کے وقت ہوئی۔ وفات سے ایک دن قبل عاجز ان کی بیمار پرسی کے لئے گیا۔ عاجز نے ان کی حالت دیکھ کر بعض دوستوں سے خطرہ کا اظہار کیا۔ ان کے بڑے بیٹے علاء الدین آفندی نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ یا استاذ! "أبي ضيف الدقائق والثواني" یعنی میرے والد منٹوں اور سیکنڈوں کے مہمان ہیں۔ آج جبکہ میں یہ سطور تحریر کر رہا ہوں صبح طلوع الشمس سے قبل علاء الدین آفندی نے میرے دروازے پر دستک دی۔ ان کی آواز اور خلاف معمول صبح کی آمد سے میں سمجھ گیا کہ وہ حدیث الغاشیہ کی خبر لے کر آئے ہیں۔ دروازہ کا کھولنا تھا کہ "توفی" کا کلمہ سنا۔

قبول احمدیت

دمشق میں سب سے پہلے مکرم السیّد منیر الحصنی صاحب کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کا فخر حاصل ہے جس کا سہرا بہت حد تک السیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ کے سر ہے۔ کیونکہ حصنی صاحب مکرم شاہ صاحب کے "صلاح الدین الأیوبی" کالج کے تلامذہ میں سے تھے اور جب ۱۹۲۶ء میں مولانا شمس صاحب شاہ صاحب موصوف کے ہمراہ دمشق میں تشریف لائے تو السیّد منیر الحصنی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مہدویت پر مہر تصدیق ثبت کی۔ السیّد مصطفیٰ نویلاتی بھی زبانی طور پر اس وقت تصدیق کر چکے تھے جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دمشق میں لندن سے واپسی پر تشریف لائے اور دمشق کے ہوٹل سنترال کمرہ ۱۱ میں تشریف فرما ہوئے۔ اس وقت مخالفت کا شدید طوفان تھا اور دمشق میں شور و شغب انتہا پر تھا۔ مصطفیٰ نویلاتی مرحوم کے والد صاحب نے ان کو وفات سے قبل یہ کہا تھا کہ مہدی علیہ السلام ظاہر ہو چکے ہیں اور جب آپکو یہ دعوت پہنچے تو میری طرف سے اس دعویٰ کی اشاعت کے لئے چندہ ادا کر دینا۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد مبارک پر والد کے الفاظ نے مصطفیٰ نویلاتی کو توجہ دلائی مگر اس وقت کی شدید مخالفت اور حکومت کی طرف سے بعض پابندیوں نے ان کو اس دعویٰ کے قبول کرنے سے کچھ عرصہ کے لئے روکے رکھا۔ اور نہ ہی آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کر سکے جس کا ان کی طبیعت پر گہرا اثر تھا اور اس محرومی پر بار بار افسوس کا اظہار فرماتے تھے۔ آخر مولانا جلال الدین صاحب شمس کی آمد پر آپ نے احمدیت کو قبول کر لیا۔

اخلاص

آپ اپنی توفیق کے مطابق چندہ بڑی باقاعدگی سے ادا کرتے۔ تحریک جدید، تحریک قرآن مجید اور تحریک حفاظت مرکز میں باقاعدہ حصہ لیا۔ آپ اپنے گھر والوں کی طرف سے بھی چندہ ادا کرتے۔ ہفتہ واری اجلاس میں ہمیشہ حاضر ہوتے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے عاشق صادق تھے اور حضرت اقدس کی صحت کے متعلق ہمیشہ دریافت کرتے رہتے تھے۔

تاریخی واقعہ

لبنان و شام میں احمدیت کی اسلامی خدمات کے سلسلہ میں ایک واقعہ ضرور تحریر کیا جائیگا۔ اور وہ لبنان کے "PATRIARCH" کا دنیائے اسلام کے نام چیلنج تھا جس میں پادری موصوف نے تحریر کیا کہ مسیحیت تمام ادیان سے افضل ہے اور اس بارہ میں جو شخص مجھ سے مناظرہ کرنا چاہے میں تیار ہوں۔ اس چیلنج کے ساتھ ایک رسالہ بھی شائع کیا گیا جس میں اسلام اور سیرت نبوی پر اعتراضات اور انتقادات کی موسلا دھار بارش کی گئی اور مسلمانان لبنان و شام کے قلوب کو سیاسی اغراض کے ماتحت دینی رنگ میں مجروح کیا گیا۔ اس چیلنج کی اطلاع سب سے پہلے السیّد مصطفیٰ نویلاتی مرحوم نے عاجز کو پہنچائی۔ اور جماعت دمشق کے مشورہ سے خاکسار نے "PATRIARCH" کو رجسٹری خط تحریر کیا۔ جس میں ان سے مذکورہ بالا رسالہ طلب کرتے ہوئے اس چیلنج کو جماعت احمدیہ دمشق کی طرف سے منظور کیا۔ مگر اس رجسٹری خط کا کوئی جواب موصول نہ ہوا اس پر عاجز نے پادری موصوف کو تار دی کہ آپ کا رسالہ نہ بھیجنا اور میرے خط کا جواب نہ دینا مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں لبنانی اور شامی پریس میں آپ کے باطل دعویٰ اور چیلنج کے متعلق انکشاف کرتے ہوئے قلمی کھولوں۔ اس تار کا مضمون اور جماعت احمدیہ کی خدمات کے متعلق لبنان اور شامی اخبارات نے بہت کچھ تحریر کیا۔ چند ایام کے بعد مجھے رسالہ موصول ہوا مگر ساتھ ہی لبنان کے مسیحی اخبارات نے اس چیلنج کی تردید کر دی کہ پادری موصوف کے بیان سے غلط فہمی ہوئی ہے اور آجکل کے حالات اس امر کا تقاضا بھی نہیں کرتے۔ شامی گورنمنٹ نے بھی اسی سلسلہ میں اخبارات کے نام ایک نوٹس جاری کیا کہ اس سلسلہ میں مزید کچھ نہ تحریر کیا جائے۔ اور یہ معاملہ رفع دفع کر دیا گیا۔ مگر احمدیت نے روایات قدیمہ کو تازہ کر دیا کہ جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچاؤ۔ اور جاء الحق وزهق الباطل کے مطابق اسلام اور احمدیت کو عظیم الشان فتح حاصل ہوئی۔

جنازہ

آپ کا جنازہ بروز اتوار ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۸ء مسجد سنانیہ میں پڑھا گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کا محافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ عاجز ان کی غائب نماز جنازہ کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور احباب جماعت سے درخواست کرتا ہے۔ کیونکہ دمشق کی مختصر جماعت نے ان کا جنازہ پڑھا ہے۔

خریداران اراضی ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان

بعض احباب دریافت فرماتے ہیں کہ کیا ان کا نام دو گنا یا سہ گنا نرخ والی فہرستوں میں آ گیا ہے ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ فہرستیں زیر تکمیل ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند دنوں تک بذریعہ اخبار یا انفرادی طور پر اطلاع کر دی جائے گی۔

اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ حال جودھامل بلڈنگ لاہور

پیشہ ور صاحبان توجہ فرمائیں!

ربوہ کی آبادی کے لئے ہر قسم کے پیشہ وروں کی ضرورت ہے

(۱) اس سے قبل ربوہ کی آبادی کے لئے پیشہ ور صاحبان کے متعلق اعلان کیا جا چکا ہے اور اس اعلان کے نتیجہ میں متعدد معماروں اور نجاروں اور لوہاروں وغیرہ کی طرف سے درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ جو ربوہ کے مرکز میں دوکان کرنا چاہتے ہیں یہ سب درخواستیں زیر غور ہیں اور عنقریب ان کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔

(۲) اسی تعلق میں یہ اعلان بھی کیا جاتا ہے کہ ابھی تک موصولہ درخواستوں کی تعداد کافی نہیں ہے مزید پیشہ وروں کو فوری توجہ دینی چاہئیے اور خصوصاً ایسے پیشہ ور جو قادیان میں کام کرتے رہے ہیں۔ کیونکہ دیگر حالات برابر ہونے کی صورت میں ان لوگوں کو ترجیح دی جائے گی۔ ابھی تک زیادہ درخواستیں تعمیری کام سے تعلق رکھنے والے پیشہ وروں کی طرف سے آئی ہیں۔ مگر ہمیں ہر قسم کے پیشہ وروں کی ضرورت ہے یعنی معمار، ترکھان اور لوہار کے علاوہ دھوبی، نائی، موچی، قصاب، سبزی فروش، پھل فروش اور عطار وغیرہ ہر قسم کے پیشہ ور درکار ہیں۔ ان سب کی طرف سے جلد از جلد درخواست پہنچ جانی چاہئیے۔

(۳) یہ امر قابل صراحت ہے کہ تعمیری کام سے تعلق رکھنے والے پیشہ ور شروع میں زیادہ تعداد میں درکار ہوں گے مگر بعد میں عمارت کے کام کا رش ([illegible]) نکل جانے پر ان کی اس تعداد میں ضرورت نہیں رہے گی۔

سیکرٹری تعمیر کمیٹی ربوہ جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور

عہدیداران مقامی مطلع رہیں

براہ مہربانی ایسے تمام احباب کے اسماء رشتے نظارت بیت المال کو مطلع فرمایا جائے جنہوں نے ایک سال یا اس سے زائد عرصہ سے چندہ عام یا حصہ آمد باوجود آمد رکھنے کے ادا نہیں کیا صرف ایسے احباب کے اسماء درج ہوں جو آمد رکھتے ہیں اور جنہوں نے چندہ عام یا حصہ آمد کے حساب میں کوئی بھی رقم ادا نہیں کی اور کہ جماعت مقامی نے ان سے وصولی چندہ کی کیا کیا کوششیں کیں اور اب وہ ادائیگی چندہ کے بارہ میں کیا کہتے ہیں۔ عہدیداران مقامی سے سیکرٹریان مال اس قسم کی وجوہات کی ایک ہفتہ کے اندر بھجوانے کی خاص سعی

درخواست دعاء

برادرم حاجی عبد الکریم صاحب احمدی سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے عموماً اور صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے خصوصاً التماس ہے کہ وہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار عبد الغفور خان احمدی
ہیڈ ماسٹر از کراچی

مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے سیف ڈیپازٹ کی واپسی کے انتظامات

متعلقہ افراد کے لئے پرمٹوں کا انتظام کیا جا رہا ہے!

لاہور ۲۶ نومبر۔ ہندوستان میں پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر مقیم جالندھر، شملہ، امرتسر اور مشرقی پنجاب کے دوسرے مقامات پر مسلمانوں کے سیف ڈیپازٹ کی واپسی کے سلسلہ میں متعلقہ افراد کے لئے پرمٹوں کا انتظام کر رہے ہیں۔ جب پرمٹ مل جائیں گے تو متعلقہ افراد کو بذریعہ ڈاک اطلاع دی جائیگی متعلقہ افراد کو اس سے پہلے جو خط لکھے گئے تھے۔ ان سب کے جواب موصول نہیں ہوتے۔ مکمل ہدایت موصول نہ ہونے کی وجہ سے ان کی ملکیتوں کو برآمد کرنے میں غیر ضروری دیر ہو رہی ہے۔ بعض صورتوں میں غلط ہدایات دی گئی ہیں۔ جس سے دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ متعلقہ افراد کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پرمٹ حاصل کرنے کے بعد بنکوں سے مال برآمد کرنے کی یہ صورت ہوگی۔

(۱) متعلقہ افراد خود بنک میں پہنچیں اس صورت میں انہیں ہندوستان میں داخلہ کے لئے پاکستان میں ہندوستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر مقیم لاہور سے پرمٹ حاصل کرنا پڑے گا۔ جالندھر پہنچنے پر ان کو آگے پہنچانے کا انتظام کیا جائے گا۔ ڈپٹی ہائی کمشنر کے سٹاف کا ایک آدمی سہولت کی غرض سے ان کے ساتھ جائے گا۔

(۲) یا دوسری صورت یہ ہے کہ خود پہنچنے کی بجائے ڈپٹی ہائی کمشنر کے دفتر کی وساطت سے ملکیتیں حاصل کی جائیں۔ اس صورت میں انہیں ڈپٹی ہائی کمشنر یا اس کے نمائندے کے لئے اجازت نامہ بھیجنا ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی دستخط کر کے بنک کی اصل رسیدیں بھی بھیجی جائیں۔ اس کے موصول ہونے پر ہی ملکیت حاصل کرنے کا انتظام کیا جائے گا پھر ان ملکیتوں کو لاہور پہنچا دیا جاتا ہے جہاں سے متعلقہ افراد انہیں وصول کرتے ہیں یاد رہے کہ ملکیتوں کو برآمد کرتے وقت مشرقی پنجاب کے کسٹوڈین کا ایک نمائندہ سیف ڈیپازٹ اور لاکر میں جمع شدہ چیزوں کے معائنے کے لئے موجود رہتا ہے۔ وہ یہ دیکھتا ہے کہ کوئی ایسی چیز نہ رہ جائے جس کی ممانعت ہے۔ متعلقہ افراد کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ بنک میں اپنی ملکیتوں کی ایک فہرست بھی درخواست کے ساتھ ڈپٹی ہائی کمشنر کو بھیجیں۔

(از محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)

نرسوں کی تربیت کے انتظامات میں وسیع

لاہور ۲۶ نومبر: نرسوں کے انتخاب کی مرکزی کمیٹی گذشتہ مئی میں قائم ہوئی تھی۔ اب تک اس کے تین اجلاس ہو چکے ہیں۔ اس کمیٹی نے اب ۱۰۶ امیدواروں کی ایک اور جماعت تربیت کے لئے منتخب کی ہے۔ ۱۹ گنگا رام ہسپتال کے لئے جو اب فاطمہ جناح زنانہ میڈیکل کالج کے ساتھ ملحق ہے۔ ۵ میو ہسپتال کے لئے اور ۲ لیڈی ایچیسن ہسپتال لاہور کے لئے پہلے انتخاب کے مقابلے میں امیدواروں کا موجودہ معیار کافی بہتر ہے۔ اب تک ۵۸ لڑکیوں کا انتخاب ہو چکا ہے۔ جن میں سے ۷ عیسائی اور اینگلو پاکستانی ان میں چھ مسلمان لڑکیاں ایف اے اور ایف۔ ایس۔ سی ہیں اور ۳۱ میٹرک پاس ہیں۔ شہری اور فوجی ہسپتالوں میں نرسوں کی بہت ضرورت ہے۔ جس کے پیش نظر حکومت تربیت کے انتظامات کو وسیع کرنے پر غور کر رہی ہے۔ اس انتخاب میں ناکام رہنے والی لڑکیوں کو ضروری مشورہ اور ہدایت دینے کا انتظام بھی محکمہ میڈیکل کے زیر غور ہے۔ (محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)

فلسطین میں تیل کے ذخیرے۔ اسرائیل اسے چھپانے کی کوشش میں

تل ابیب ۲۶ نومبر: یہاں اطلاع ملی ہے۔ کہ جب سے برطانیہ کی تولیت ختم ہوئی ہے۔ اس وقت سے تین گروہ تیل کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن وہ تیل کے ذخیرے معلوم کرنے میں ناکام رہے۔ نجب میں تین مقامات پر ناکام کھدائی کی گئی۔ لیکن یہ کہا جاتا ہے کہ بیرشیبا اور ہیلیکٹ کے مقام پر جو کنوئیں پائے ہیں۔ ان کی حالت کو دیکھ کر ان نامہ نگاروں کو یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ جو نجب دوبارہ واپس آئے ہیں۔ کہ وہاں تیل کے ذخیرے ضرور موجود ہیں اور اسرائیل اس بات کو مخفی رکھنا چاہتے ہیں۔ (رائٹر)

جاپان کے جنگی مجرموں کو سزائیں

جنرل میکارتھر نے تصدیق کر دی

ٹوکیو ۲۴ نومبر: اتحادیوں کے سپریم کمانڈر جنرل میکارتھر نے آج اعلان کیا کہ میں نے وہ تمام سزائیں برقرار رکھی ہیں۔ جو حال ہی میں جاپان کے جنگی مجرموں کو دی گئی ہیں۔ انہوں نے آٹھویں امریکن آرمی کے کمانڈنگ جنرل کو حکم دیا ہے کہ سزاؤں کو عمل میں لایا جائے۔

امان اللہ خان نے خبر کی تردید کر دی

میں نے شاہ افغانستان سے کوئی درخواست نہیں کی

روم ۲۶ نومبر: سابق شاہ افغانستان امان اللہ خان کے ایک ملازم نے اس خبر کی تردید کر دی ہے کہ انہوں نے افغان قومیت کے حقوق حاصل کرنے کے لئے امیر ظاہر شاہ سے کوئی درخواست کی ہے۔

— کراچی ۲۶ نومبر: حکومت پاکستان نے تیز رو اور خود ہی کام کرنے والا وائرلیس سسٹم مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کے درمیان قائم کیا ہے پاکستان کے دو حصوں کے مابین تار برقی کے آنے جانے کا سلسلہ اب اسی لائن سے گذرتا ہے۔

پاکستانی پھل درآمد کرنے کی اجازت

حکومت افغانستان کا اعلان

کابل ۲۵ نومبر: حکومت افغانستان نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ اب پاکستان کے سرحدی علاقوں میں ہیضہ کا زور نہیں رہا اسلئے افغانستان کے تاجر پاکستان سے تازہ پھل منگا سکتے ہیں۔

یہودی حجاز پر بھی قبضہ کرنا چاہتے ہیں
اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں سر چودھری ظفر اللہ خان کی تقریر

پیرس ۲۶ نومبر کل اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے پاکستانی وفد کے لیڈر سر محمد ظفر اللہ خاں نے اس بات کا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ یہودی نجب پر اس لئے قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ وہ سعودی عرب اور مصر کے درمیان واقع علاقہ پر قابض ہو جائیں بعد ازاں یہودی حجاز پر بھی قبضہ کرنے کی سعی کریں گے۔ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے دوسرے ممالک کے نمائندوں کو بتایا کہ اقوام متحدہ فلسطین کے بارہ میں ابھی اُسی نکتہ پر ہی ہے۔ جس سے بحث کا آغاز ہوا تھا۔

ہندوستان چلے جانیوالے سندھی ہندوؤں کی جائدادیں

کراچی ۲۶ نومبر۔ حکومت سندھ اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے کہ اُن لوگوں کی املاک جو سندھ چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ متروکہ جائدادیں قرار دے دی جائیں۔ یہ جائداد اُن مہاجرین کو الاٹ کیجائیگی جو سندھ میں آباد کئے جا رہے ہیں۔ واضح رہے کہ حکومت سندھ کے ان سابق ملازمین کی جائدادوں کے متعلق جو ہندوستان چلے گئے ہیں۔ یہی فیصلہ کیا تھا۔ مزید پتہ چلا ہے کہ اس سکیم کا نفاذ پہلے مکانات اور دوکانات پر ہوگا۔ بعد میں کاشتکاری کے قابل علاقے بھی اس کے تحت آجائینگے۔

—— کراچی۔ وزیر مواصلات سردار عبد الرب نشتر نے آج کماڑی اور بندرگاہ کے علاقوں کو مزید ترقی دینے کے متعلق بات چیت کی

مہاجرین کو کرایہ یک مشت ادا نہیں کرنا پڑیگا
وزیر مہاجرین کی اہم تصریحات

لاہور ۲۶ نومبر کل شام سات بج کر بیس منٹ پر آنریبل خواجہ شہاب الدین وزیر مہاجرین لاہور سٹیشن پر پہنچے۔ ریلوے سٹیشن پر آنریبل خان افتخار حسین ممدوٹ وزیر اعظم مغربی پنجاب اور ان کی کیبنٹ کے تمام اراکین نے موصوف کا استقبال کیا۔ اُن کے علاوہ کمشنر لاہور ڈویژن مسٹر عطا محمد لغاری ریلیف کمشنر اور شیخ محمد امین جنرل سیکرٹری پنجاب مسلم لیگ ریلیف کمیٹی اور دوسرے سرکاری و غیر سرکاری افسران بھی اسٹیشن پر موجود تھے۔

وزیر اعظم نے اپنی نئی کیبنٹ کا تعارف بھی اسٹیشن پر ہی کرایا۔ اور اس کے بعد لوگوں نے آگے بڑھ کر خواجہ صاحب کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ افسران بالا سے مصافحہ کرنے کے بعد آنریبل خواجہ شہاب الدین پلیٹ فارم سے باہر تشریف لے گئے۔ اُن کی چھوٹی صاحبزادی اور بچہ بھی ان کے ہمراہ تھے۔

وزیر مہاجرین نے "برائٹ" کے نمائندہ خصوصی کو انٹرویو دیتے ہوئے سندھ میں مہاجرین کی آبادکاری سے متعلق پورے اطمینان کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا ستر فیصدی لوگوں کو زمینوں پر آباد کیا جا چکا ہے۔ اور وہ خوش و خرم اپنے اپنے کاموں پر لگ گئے ہیں۔ خواجہ صاحب نے اس امر کی تردید کی کہ سندھ میں مغربی پنجاب کی طرح کیمپ بنائے گئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ مہاجرین کو سندھ میں ابتدا ہی سے مکانات میں رکھا گیا تھا۔ اور جو لوگ ابھی تک آباد نہیں ہو سکے۔ وہ بدستور مکانوں میں ہی رہتے ہیں آپ نے اُن کی خوراک اور طبی امداد کے متعلق بھی اطمینان کا اظہار کیا۔

آنریبل خواجہ شہاب الدین نے نمائندہ "برائٹ" کے ایک دوسرے اہم سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ مہاجر گذشتہ ایک سال کا کرایہ یک مشت کیونکر ادا سکتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ حکومت اُن سے کرائے اکٹھے وصول نہیں کرے گی۔ بلکہ یہ اصول وضع کیا جائے گا۔ کہ ہر ماہ کے دوران کے کرایہ کے ہمراہ ایک ماہ گذشتہ کا کرایہ بھی وصول کیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کی جائیدادوں کے کرایوں کے متعلق یہ اصول وضع کیا گیا ہے کہ مشرقی اور مغربی پنجاب کے کسٹوڈین مسلموں اور غیر مسلموں کی متروکہ جائیدادوں کے کرائے وصول کر کے بطور امانت اپنے پاس رکھیں اور جب وہ کسی آخری فیصلہ پر پہنچیں تو دونوں نو آبادیات کے موصول شدہ کرایوں کا فیصلہ کر لیں۔

آنریبل شہاب الدین کل صبح بذریعہ کار سیالکوٹ روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں ایک دن ٹھہرنے کے بعد گجرات سے ہوتے ہوئے راولپنڈی تشریف لیجائینگے۔

ہندوستان میں گاؤکشی اور شراب نوشی کی حکماً ممانعت
سکھوں کی مخالفت کے باوجود ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی نے تجاویز منظور کر لیں

نئی دہلی ۲۶ نومبر۔ کل ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی میں ہندوستان کے آئین کے مسودہ پر بحث کے دَوران میں کانگرس پارٹی کے دو بڑے مطالبات تسلیم کر لئے گئے۔ ان مطالبات کی حکومت کی پالیسی میں ہدایتی اصولوں جیسی حقیقت ہوگی۔ ایک مطالبہ تو گاؤکشی کی ممانعت ہے۔ اور دوسرا امتناع مسکرات ہے پارٹی کے پہلے اجلاسوں میں مطالبات پر کافی بحث و تمحیص کے بعد منظور کئے جا چکے ہیں ہاؤس میں ایک تجویز یہ بھی پیش کی گئی تھی کہ جتنے بھی کار آمد جانور ہیں ان کو ذبح کرنے کی ممانعت کی جائے۔ اور ان کی حفاظت کا بندوبست کیا جائے۔ لیکن یہ تجویز مسترد کر دی گئی۔ شراب اور دیگر منشیات کے استعمال پر پابندی پر ہاؤس میں صرف دو ممبروں نے تقریریں کیں۔ ایک مقرر نے شرابی اور بدمست میں تخصیص کرنے کا مطالبہ کیا دوسرے ممبر نے جو چھوٹا ناگپور کی دیہی آبادی کے نمائندے ہیں۔ اپنے لوگوں میں مذہب کی بنیاد پر شراب نوشی کی حمایت کی۔ ایک اور ممبر نے مسکرات کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ بظاہر یہ کام کتنا مشکل ہے پھر بھی حکومت کو لازم ہے کہ وہ شراب کی لعنت کو ہمیشہ کے لئے دور کرنے کی کوشش کرے۔ مشرقی پنجاب کے ایک سکھ ممبر نے شراب نوشی کی حمایت کرتے ہوئے تمباکو پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا۔ اور کہا کہ تمباکو شراب سے زیادہ انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہے ڈاکٹر امبیدکر نے عبارت میں معمولی رد و بدل کے بعد امتناع مسکرات کی تجویز کو منظور کرا لیا۔ گاؤکشی کی ممانعت کی تجویز پر بحث میں کئی ممبروں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس پر بحث کرتے ہوئے ایک ممبر نے یہاں تک کہہ دیا کہ دستور ساز اسمبلی عوام کی نمائندہ جماعت ہی نہیں۔ مسلمان ممبروں نے تمام جانوروں کی قربانی پر پابندی لگانے کی پُر زور مخالفت کی۔

پشاور میں دن دہاڑے ڈاکے کی وارداتیں

پشاور ۲۶ نومبر۔ پچھلے چند دنوں سے پشاور شہر میں اور صدر میں دن دہاڑے ڈاکے کی وارداتیں کثرت سے ہو رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ لوگوں کی قیمتی اشیاء مثلاً ریڈیو سیٹ بجلی کے پنکھے ٹائپ رائیٹر وغیرہ چرائے جا رہے ہیں یقین کیا جاتا ہے کہ ڈاکوؤں کا ایک گروہ اس کام میں مصروف ہے لیکن پولیس ابھی اس گروہ کے افراد کا پتہ نہیں لگا سکی۔

کشمیر کے مسئلہ پر سیکیورٹی کونسل میں بحث شروع ہو گئی

پیرس ۲۶ نومبر۔ کل رات جب سیکیورٹی کونسل نے حیدرآباد کشمیر کے سوال پر بحث شروع کی۔ اس وقت ہندوستانی وفد بھی مسز وجے لکشمی پنڈت کی قیادت میں موجود تھا۔ اتحادی کشمیر کمیشن کے کولمبیا کے رکن نے ایک رپورٹ پیش کی۔ جس میں کمیشن کی کارگزاری کا خاکہ پیش کیا گیا تھا۔

انہوں نے کہا۔ ہند اور پاکستان کے برعظیم میں پہنچتے ہی کمیشن نے ایک ایسی صورت حال دیکھی جو اس صورت حال سے بہت مختلف تھی جو کمیشن کے مرتب ہونے کے وقت ہمارے ذہنوں میں تھی۔ پاکستانی فوجیں کشمیر کے علاقہ میں لڑائی میں حصہ لے رہی تھیں۔ آپ نے کہا کمیشن نے یہ سمجھ لیا تھا۔ کہ سب سے پہلا کام جنگ بند کرانا اور عارضی صلح کی مدت معین کرنا ہونا چاہیئے۔ تاکہ جب فضا مستقل طور پر امن ہو جائے۔ تب دونوں حکومتوں کے ساتھ مشورے کئے جا سکتے ہیں۔

کوئی سمجھوتہ کرنے کے تمام امکانی ذرائع ختم ہونے کے بعد ہم یورپ واپس آگئے۔ ایک عارضی رپورٹ تیار کی۔ اس رپورٹ میں ہم نے اپنے کام کو کشمیر کے واقعات کے مفصل تاریخی حالات مرتب کرنے تک محدود کر لیا۔

جب ارکان وفد پیرس میں ہندوستانی اور پاکستانی وفود سے ملے اس وقت انہوں نے ایک دوستانہ اور گرم جوشانہ فضا محسوس کی۔ فریقین نے انتہائی دوستانہ سپرٹ کے ساتھ مذاکرات کا دوبارہ شروع کیا جانا منظور کر لیا ہے۔

حکومت ہند سے ان "بعض نکات" کے متعلق معلومات بہم پہنچانے کے لئے کہا گیا۔ جنہیں پاکستان نے کشمیر میں ملاحظہ کیا تھا۔ تاہم ایک غیر رسمی گفتگو میں سر گرجا شنکر باجپائی نے مجھے بتایا کہ اس سلسلہ میں اعداد و شمار صحیح نہیں ہیں۔ سر باجپائی نے کہا کہ مخالف فوجیوں نے ہندوستانی فوج کو فوجی اقدام کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ نیز انہوں نے یہ بھی بتایا کہ حکومت ہند نے اپنی کارروائی کو ایسی فوجی نقل و حرکت تک محدود کر دیا ہے جس کا مطلب لداخ اور پونچھ میں صورت حال کو دور کرنا تھا

اس کے بعد سیکیورٹی کونسل میں کولمبیا کے نمائندہ نے اس رپورٹ پر کمیشن کا شکریہ ادا کیا اور کہا میرا خیال ہے سیکیورٹی کونسل کو اپنی کارروائی اس امید اور خواہش کے اظہار تک محدود کر لینی چاہیئے کہ فریقین اسی جذبہ کے تحت بات چیت کرینگے کہ کوئی تسلی بخش اور پُر امن حل نکل آئے۔ اسلئے میں تجویز کرتا ہوں کہ سیکیورٹی کونسل فریقین کو اس سلسلہ میں بات چیت کرنیکی دعوت دے۔

سر الیگزینڈر کوڈگن (برطانیہ) نے یہ تجویز پیش کی کہ کونسل کو چاہیئے کہ وہ چند دن اور انتظار کرے۔ عین ممکن ہے کہ اس مسئلہ کا کوئی فوری حل کمیشن معلوم کر لے۔ آپ نے یہ بھی تجویز پیش کی کہ چھ دن تک کے لئے سیکیورٹی کونسل کا اجلاس ملتوی کر دیا جائے۔ اور اس اثناء میں کمیشن بھی مزید رپورٹ پیش کرے گا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں دونوں پارٹیوں سے مطالبہ کرنا چاہیئے کہ کمیشن کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔

آپ نے اس بات پر بھی زور دیا کہ کسی بھی پارٹی کو کوئی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہیئے جس سے کمیشن کے کام پر کسی قسم کا اثر پڑے۔